

4601- خاوندہ بیوی کو فقہی مناقشات کے وقت دھمکیاں دیتا ہے

سوال

جب کسی مسئلہ میں علماء کرام کی دورائے ہوں تو بیوی دینی امور میں خاوند سے جھگڑا کرتی ہے، ایسا کرنا خاوند کے لیے بہت تکلیف دہ ہے، ہو سکتا ہے معاملہ طلاق تک جا پہنچے۔
بیوی خاوند سے کہتی ہے کہ میں آپ سے مجادلہ کر سکتی ہوں اس لیے کہ امہات المؤمنین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرتی تھیں، وہ ہمیشہ یہ چاہتی ہے کہ وہ سب سے آگے ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ احترام بھی کم کرتی ہے اور بے ادبی کا عنصر پایا جاتا ہے۔

دونوں اور خاص کر بیوی کو آپ کیا نصیحت کرتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

میری ان دونوں

خاوند اور بیوی کو نصیحت یہ ہے کہ: بلاشبہ وہ دونوں مخلوق ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے سامنے سر خم تسلیم کریں، کیونکہ دنیا و آخرت کی سعادت بھی اسی میں ہے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے:

﴿اور ان عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھے انداز کے ساتھ﴾۔

تو اس لیے خاوند اور بیوی دونوں پر

واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاشرت کریں، اور پھر شادی تو ایک ایسی چیز ہے جو محبت و مودت اور الفت پر قائم ہے تاکہ چیلنج پر کیونکہ چیلنج تو دشمنوں کے مابین ہوتا ہے، اور اگر یہ چیز دوست و احباب کے مابین پیدا ہو جائے تو پھر یہ بھی دشمنی اختیار کر جاتا ہے جس میں ان دونوں کی کوئی بھلائی اور خیر نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور اس کی نشانیاں میں سے یہ بھی ہے

کہ اس نے ہمارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کی ہیں تاکہ تم ان سے سکون و راحت

حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و مودت اور رحمدلی و رحمت پیدا کر دی ہے۔

تو اس لیے خاوند کے لیے ضروری ہے کہ ویوی کے ساتھ احسن انداز میں مجادلہ اور گفتگو کرے، اور اسے مطمئن کرنے کا طریقہ استعمال کرے نہ کہ اس پر رائے فرض کرنے اور ٹھونسنے کا طریقہ، اور اسے بھی گفتگو کرنے کا موقع اور فرصت دے کہ وہ ادب و احترام کے ساتھ گفتگو کرے۔

اسے یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ کسی فقہی رائے کو ویوی کے خاص مسئلہ میں اس پر فرض کرنا اور ٹھونسنا صحیح نہیں جس کا خود اس کی ذات سے تعلق نہیں بلکہ وہ ویوی سے متعلقہ ہے اور وہ کسی اور عالم کی رائے سے متفق ہے تو وہ اگر قرآن و سنت کے دلائل کے مطابق ہو تو اسے وہ تسلیم کرے۔

اور اس ویوی کو یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند کا بہت عظیم حق ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے اور اچھے طریقہ سے اسے راضی رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب عورت اپنی پانچ نمازیں ادا کرے اور اپنے رمضان کے روزے رکھے، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا کہ جنت کے کسی بھی دروازے سے داخل ہو جاؤ) مسند احمد حدیث نمبر (1573) صحیح الجامع حدیث نمبر (660)۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اگر میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جب تک عورت اپنے خاوند کے حق ادا نہیں کرتی وہ اس وقت تک اپنے رب کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتی، اور اگر خاوند اس سے اس کا نفس مانگے اور وہ کجاوہ پر ہو تو اسے نہیں روکنا چاہیے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1843)۔

حدیث میں (ولولھا) یعنی اگر اس کا
خاوند اسے سے (نفسھا) یعنی جماع اور ہم بستری کا مطالبہ کرے (علیٰ قتب) اونٹ پر
سوار ہونے کا کجاوہ یا کاٹھی۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اس میں
بیوی کو خاوند کی اطاعت پر ابھارا گیا ہے اگرچہ وہ اس حالت میں بھی ہو تو پھر بھی
خاوند کی اطاعت کرے تو پھر دوسرے حالات میں کس طرح کی اطاعت ہونی چاہیے۔ سنن ابن
ماجر (1843) اور دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (5239) اور (5295)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ: نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(انسان کے لیے کسی بھی انسان کو
سجدہ کرنا صحیح نہیں، اور اگر انسان کو کسی انسان کے سامنے سجدہ کرنا صحیح ہوتا تو
میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرتی اس لیے کہ اس کا عورت پر بہت
عظیم حق ہے، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس کے پاؤں سے لیٹر
اس کے سر تک زخم پیپ سے بھرے ہوں اور پیپ رس رہی تو وہ بیوی اس کے پاس آئے اور اسے چاٹ
لے پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کیا) مسند احمد حدیث نمبر (12153) صحیح الجامع
حدیث نمبر (7725)۔

بیوی جب اللہ تعالیٰ رضا اور خوشنودی
کے لیے اپنے خاوند کی اطاعت کرتی اور اس سے حسن معاشرت کرتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے
اجر عظیم حاصل ہوتا ہے، اور اسی طرح مرد پر بھی ضروری ہے واجب ہے کہ وہ بیوی کے
معاملہ میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے اور اس سے حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور اسے
شرعی حقوق سکھائے۔

اور آپ کی بیوی کا یہ کہنا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ گنتی کرتی
اور درپے رہتی تھیں یہ بات بالکل صحیح نہیں، وہ تو ایسی باتوں سے بہت ہی اعلیٰ ہیں۔

انہوں نے تو نطفہ کا مطالبہ کیا تھا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے مطالبہ کے وقت کچھ نہیں تھا اور نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے ذمہ تو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے کے مطابق حسب قدرت ہی نفقہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿کِشَادُكِي وَالْاِهْنِي كِشَادُكِي سَعِ خَرْجٍ
كَرْنَا جَابِيَةً اَوْ رَحْسًا پَرَا سِ كِي رَوْزِي نِيْغَ كَرْدِي جَانِي وَهَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْ دِيِي هَوْنِي مِي سَعِ
خَرْجِ كَرِي﴾۔

تو اس آیت میں ہے کہ جس پر اس کی روزی تنگ ہو وہ حسب استطاعت خرچ کرے، پھر ازواج مطہرات نے اس کے بعد کبھی بھی یہ مطالبہ نہیں دھرایا۔

اور ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی ایک بیوی کے پاس گئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پلایا، تو دو بیویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیاد دیر رہنے پر غیرت محسوس کی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کے پاس صرف شہد پینے کے لیے رک گئے تھے۔

تو اس وجہ سے ان دونوں نے حیلہ کیا کہ ہر ایک نے یہی کہا کہ ان سے آج کوئی اچھی خوشبو نہیں آرہی، اور کہنے لگیں کہ شہد کی مکھی نے کسی بدبودار درخت سے رس چوسا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے بہت زیادہ نفرت تھی اور یہ ناپسند فرماتے تھے کہ آپ سے کوئی اچھی خوشبو نہ آتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا :

﴿اَيُّ نَبِيٍّ صَلِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي دُونُوں
بِيُوِيٍّ اَكْرَمُوں دُونُوں اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْ سَامْنِي تُوْبِي كَرُوِي (تُوْبِي سَعِي) يَتَقِيْنَا تَهَارِي
دَلْ جَحْكَ كَيْ هِي، اَوْرَا كَرْتَمِ نَبِيٍّ كَيْ خَلَاْفَ اَيِّكِ دُوْسَرِي كِي مَدْدُ كَرُوِي تُوْبِيْنَا اَسْ كَا كَارَسَا ز
اَوْرَ مَوْلِي اللّٰهُ تَعَالٰى سَعِي اَوْرَ جَبْرِيْلِ هِي، اَوْرَ نِيْكَ اَهْلِ اِيْمَانِ اَوْرَ اَنْ كَيْ حَلَاوَهَ فَرَشْتِي سَعِي
مَدْدُ كَرْنِي وَالِي هِي﴾۔ التتريم (4)

تو دونوں ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کی طرف دوبارہ پلٹی بھی نہیں۔

امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

کی حسناات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن معاشرت سے علم نہیں کہ یہ بیوی کس طرح غافل رہی ہے حالانکہ یہ سب اشیاء توازواج مطہرات کی معروف و مشہور ہیں، اس میں تو اس نے ان کی اقتدا اور پیروی نہیں کی بلکہ ان کی بعض ان غلطیوں سے دلیل پکڑنے کی کوشش کر رہی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اصلاح بھی کر دی اور بعد میں انہوں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو اپنے محبوب

اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے مابین اتفاق و اتحاد پیدا کرے۔

واللہ اعلم.